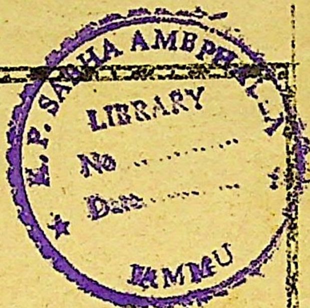



# ایک نظر میں

## کشمیری پنڈت سبھا امبھلا جموں کی

# اگلی رپورٹ

PRINTED AT THE JAMMU PRINTING PRESS JAMMU.

۲۷ مارچ ۱۹۸۰ء کو پنڈت رادھا کرشن ٹکو سکنہ بھگوتی نگر کے دولت کدے پر ایگزیکٹیو کی بیٹھک منعقد کی گئی۔ جس کی صدارت پنڈت جگن ناتھ بٹ نے فرمائی۔ بیٹھک میں ۲۲ لوگوں نے شرکت کی۔ اس بیٹھک میں پنڈت نیلکنٹھ کول خصوصی طور مدعو کیے گئے تھے۔ بیٹھک میں سب سے پہلے ایک سال کی تفصیلی رپورٹ پیش کی گئی اور اس رپورٹ کو کتابی شکل میں چھپوانے کی منظوری دے دی گئی اور طے پایا کہ اس رپورٹ کے آخیر میں صدر سبھا کے علاوہ سالم دیگر کمیٹی کے ممبران کے نام دئے جانے چاہئیں۔

اس کے بعد بگڑتے ہوئے حالات کی روشنی میں سبھا کو برادری کے حوالہ کرنے پر غور و خوض کیا گیا اور ۳ گھنٹوں کی مسلسل بحث کے بعد آخیر میں صدر سبھا اور صدر بیٹھک پنڈت جگن ناتھ بٹ کی رولنگ سامنے آئی۔

"سبھا کے لئے ہم کسی کے ساتھ سودا بازی نہیں کر سکتے۔ ہمارا منشا ہے کہ برادری کی دیرینہ مانگ پوری ہو اور سبھا کا آئین نافذ ہو اور اسی آئین

کے تحت اگلے قدم عمل میں لائے جائیں۔ اس وقت
معمولی کی حالت قایم رکھنا ضروری ہے۔"

دوسرا فیصلہ جو متفقہ طور پر کیا گیا، وہ یہ تھا کہ برادری
کو نوٹیس سے قبل ہی ایک پمفلٹ یا اشتہار کے ذریعہ سارے حالات
سے آگاہ کر دیا جائے۔ لیکن یہ بات عملاً ین نہ پائی جس کے کئی
وجوہات تھے۔

تیسرے فیصلے کے موجب مقدمات کی پیروی کے لئے سب کمیٹی
کی تشکیل کی گئی اور چوتھے فیصلے کے موجب ممبران کو سبھا کی پراپرٹی
کی نگرانی کرنے کی تلقین کی گئی۔

اسی دوران میں وشو ہندو سمیلن میں شرکت کی غرض
سے وادی سے برادری کے کچھ ارکان جو جموں تشریف لائے تھے، نے
سر توڑ کوشش کی کہ شرپسند اپنی دوکان بند کریں اور سبھا کو
استوارانہ لائینوں پر چلنے دیں۔ (لیکن شرپسند احمقانہ چلن پر ہی
کاربند ہوتے رہے اور برادری کے کاز کو زک پہنچاتے رہے) البتہ
اُن میں شری امرناتھ گنجو کی کوششیں قابل ستائش رہیں۔

۲۳ مارچ کو پنڈت مدسودھن کاک ریٹائرڈ ایڈووکیٹ جنرل
کے انتقال پُر ملال پر سبھا میں ایک ماتمی بیٹھک کا انعقاد ہوا،
جس میں مرحوم کو شردھانجلیاں بھینٹ کی گئیں اور اس کے
بعد شری تسیلہ کفنٹھ ہانے کوئی گھنٹہ بھر کے لئے دھارمک سنگولس
اور پوتر ستھانوں کی مہما کی چرچا کی۔

# ایکتا کی راہ پر

۲۶ مارچ سنہ ۱۹۹۱ء کو کشمیری پنڈت برادری میں دراڑ آنے کے احتمال کے پیش نظر کشمیری پنڈت جاتی کے مندرجہ ذیل اشخاص کی ایک ہنگامی بیٹھک شری راج ناتھ بھان ممبر ایگزیکٹیو کشمیری پنڈت سبھا جموں کے دولتکدے پر ہوئی جس میں برادری میں ایکتا لانے کے کئی مسائل پر غور کیا گیا۔

سرو شری جگن ناتھ بٹ پریزیڈنٹ کشمیری پنڈت سبھا جموں، مکھن لال رینہ، امرناتھ گنجو، اوشکار ناتھ کاک، نیلہ کنٹھ کول، اوتار کرشن مرزا، راج ناتھ بھان۔ مکھن لال رینہ اور بدری ناتھ بھان نے اس بیٹھک کے ناظم کے فرائض سرانجام دیئے۔

بیٹھک میں کئی باتوں پر اتفاق ہوا اور کچھ رد کی گئیں لیکن ایک بات جو متفقہ طور پر طے پائی وہ یہ تھی کہ "نوریہہ سیلبریشن کمیٹی" کا قیام عمل میں لایا جائے جس کے سربراہ جسٹس بھٹ ہوں۔ چنانچہ موقعہ پر ہی طے پایا کہ ممبران کے علاوہ برادری کے دوسرے ارکان کو دعوت دے کر اس سیلبریشن کمیٹی میں شامل کر لیا جائے گا چنانچہ نوریہہ سیلبریشن کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا اور اس کے ساتھ ۲۵ اشخاص کی فہرست منسلک کر دی گئی۔

اس بیٹھک میں یہ بھی طے پایا کہ اس نوریہہ سیلبریشن کمیٹی کو نوریہہ رنگ ترنگی اور درگا اشٹمی پر جشن رچانے کا ذمہ گرمجوشی سے اسلوب سے نبھانے ہوں گے۔ اس بیٹھک میں یہ بھی طے پایا کہ دوسری دفعہ۔۔۔

سنستھاؤں کے سربراہوں کو بھی مدعو کیا جائے گا۔

۲۴ مارچ سنہ ۱۹۶۱ء کو شری بدری ناتھ بھان کے مکان پر دوسری میٹنگ ہوئی جس میں نوریہ سیلبریشن کمیٹی کے پروگرام کی ترتیب پر سوچ وچار کیا گیا۔

۲۹ مارچ سنہ ۱۹۶۱ء کو شری راج ناتھ بھان کے دولت کدے پر فہرست ممبران، پروگرام اور کاریہ کرم سے متعلق اشتہار کو حتمی شکل دینے کے بعد سروشری نیل کنٹھ کول، جگن ناتھ بٹ، مکھن لال ایم راج ناتھ بھان، امرناتھ ٹنکو، پران ناتھ بھان، امکار ناتھ سپاک اور بدری ناتھ بھان، جسٹس جانکی ناتھ بٹ کے پاس گئے جہاں انہوں نے پروگرام اور اشتہار پر اپنی رضامندی کی چھاپ ڈال دی۔

**ڈیڈ لاک**

۳۰ مارچ سنہ ۱۹۶۱ء کو میٹنگ میں شری الوپ کول، چاند کرشن، موہن لال کیل اور اوتار کرشن مرزا، شری راج ناتھ بھان کے دولت کدے پر آئے۔ دوسرے حضرات سے ملاقات ہوئی۔ چنانچہ معلوم ہوا کہ شری چاند کرشن بضد تھے کہ شری اومکار ناتھ ساک کو اس کمیٹی میں ہرگز شامل نہ کیا جائے۔ یاد رہے کہ سروشری چاند کرشن اور انوپ کول جو برادری دشمنوں کی فہرست میں شامل ہیں، کو بھی سیلبریشن کمیٹی میں شامل کر لیا گیا تھا۔ اس طرح اس کمیٹی کو پہلے ڈیڈ لاک کا سامنا کرنا پڑا۔ اس مخالفت کا برادری میں دور دور تک چرچا ہوا اور اس کے نتیجے میں چند نوجوان لڑکوں نے جو بیشتر ان نگرانوں کے ستم رسیدہ تھے، یا وہاں والوں کے عزیز دار تھے، نے رقابت کو جنم دے دیا۔ یہ نوجوان بظاہر ایکتا اور بھائی چارہ کے حامی نظر

آرہے تھے۔ لیکن بر باطن کیلئے یہ اُس مرحلہ پر سمجھنا کٹھن تھا۔ اسی ۳۰ر مارچ کو شری بدری ناتھ بھان کے مکان پر ایک اور غیر رسمی بیٹھک ہوئی جس میں تمام حالات کا جائزہ لیا گیا اور طے پایا کہ فورم کی دوبارہ بیٹھک بلائی جائے گی جس میں وسیع پیمانہ پر غور کیا جائے گا۔ تاکہ نوناتراہ کے منانے کو غیر یقینی حالات کا شکار نہ ہونے دیا جائے۔

۳۱ر مارچ کو دن بھر کوئی ۵ بیٹھکیں ہوئیں اور تمام حالات کا از سر نو جائزہ لیا گیا اور طے پایا کہ پروگرام کے بموجب اشتہار چھپوا کر جاری کر دیا جائے گا۔ چونکہ ۵ اپریل سنہ ۱۹۸۹ء سر پہ آرہا ہے۔

## بغاوت

یکم اپریل کو ۳ بیٹھکیں ہوئیں اور اشتہار کا مکمل ڈھانچہ سامنے لایا گیا۔ لیکن چونکہ شری پانہ کرشن نتھ کی زبردست مخالفت کے کارن نوجوانوں کی پارٹی کہ جس کے سربراہ شری خلیل جی شی تھے نے اپنے ہی ڈھنگ سے ان پروگراموں کو منانے کا پلان ترتیب دیا جو صریحاً آئینی ضابطوں کے برعکس تھا۔ اس شخص نے اپنے چند اوباش ساتھیوں کی حمایت کے ساتھ اعلان کیا کہ "کچھ بھی ہو، ہم یہ تینوں پروگرام خود منائیں گے۔ بے شک سبھا والے اور نام نہاد پربندھک والے ہمارا ساتھ دیں یا نہ دیں۔

اس طرح نوینہ سیلبریشن کمیٹی کا ترتیب دیا ہوا اشتہار جو سپرد پریس کیا جانے والا تھا، ٹھپ سا ہو گیا۔ ان سر پھرے اور منچلے نوجوانوں نے کشمیری پنڈت سبھا اور نام نہاد پربندھک کمیٹی کے ساتھ مل کر پروگراموں کو انجام لانے کا ایک خود نوشت فارمولا پیش کیا۔ چنانچہ ہم لوگ تکتے ہی رہ گئے کہ ایکتا کے جھنڈے تلے سارے پروگرام تکمیل کو پہنچا دئے

جائیں۔ اسلئے ہم نے ایک سے زیادہ بار ان نوجوانوں کی من مانی پر غور کیا گو بظاہر اُن نوجوانوں میں شوق سا پیدا ہوا تھا اور وہ ظاہری طور پر صدق دل سے بھی نظر آ رہے تھے۔ لہٰذا ہم نے وقتی طور پر اُن پر دستِ شفقت رکھا اور فیصلہ کیا کہ وہ لوگ کس حد تک کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں اور کیا اُن کے ارادے نیک ہیں کہ نہیں، یہ پرکھ لیا جائے۔

## من مانی

کستورباٹرسٹ میں ۲ اپریل سنہ ۱۹۸۱ء کو ان نوجوانوں نے ایک غیر رسمی میٹنگ میں شرکت کی اِس میٹنگ میں سروشری ادمکار ناتھ کاک، مکھن لال ایمہ، نیلکنٹھ کول اور بدری ناتھ بھان موجود تھے۔ اُن نوجوانوں نے ایک نئے ہی پوسٹر کو انگریزی میں ترتیب دی اور کہا کہ چونکہ نام نہاد برادری ایکشن کمیٹی والے زبردست تحریک چھیڑنے کی ٹھانی بیٹھے ہیں۔ لہٰذا ہم برادری کو بدنامی سے بچانے کے لئے تعمیری پروگرام ایک غیر جانبدار پارٹی کی حیثیت میں منائیں گے۔ یہ بات بھی طے پائی کہ اُس نوجوان ٹولی کے کچھ افراد نام نہاد برادری کمیٹی سے براہ راست وابستہ نہیں ہیں پھر بھی احتیاط کیا اور اُن کو ویسا کرنے کی وقتی طور پر منظوری دی (یاد رہے اِن نوجوانوں نے پنڈت جگن ناتھ بٹ صدر سبھا اور اُن کی ایگزیکٹیو کے ممبران سے گفت و شنید کی کہ دربار میں کشمیری پنڈت سبھا پر آنسو بہانے جاتے یہ وعدہ نبھایا کہ نتیجتاً صدر تب یہ پروگرام سبھا کے احاطے سے کسی صورت میں بھی نہ دیکھے جا سکیں گے کیونکہ ان کا مقصد ہی نیک ہوگا)

لیکن مقام صد افسوس ہے کہ اِن نوجوانوں نے تلخ کلامی کی۔

آپ سے باہر ہو گئے کہ جب شری کشن لال ... شری اوم کار ناتھ ... کی
اور مہری ناتھ بھان نے اُن سے کہا کہ یہ آپ نے ٹھیک کیا کہ ...
پروگراموں کو ترتیب دینے کے لئے پروگرام سب کمیٹی کا قائم کیا جانا
ضروری ہے لیکن تم لوگوں نے اشتہار کو ترتیب دے کر رکھا ہے۔
پروگرام جو درج کئے ہوئے ہیں۔ اور جسٹس کٹجو صاحب نے اپنی
منظوری بھی دی ہوئی ہے یہ جو کام آپ نے اس سے مختلف طرز
پر کرتے ہیں وہ اچھا نہیں لگتا۔ اس پر وہ نوجوان نہایت
غصّہ میں آ گئے۔

## لٹے گروانی

ان نوجوانوں نے پہلے تو آپ سے باہر ہو کر دو چار سٹیمر
دیکھا اور پھر انگریزی بوسٹر کی کانی

ہندو یونین کا ... تشکیل کی جو ... قابل برداشت نہ تھا اور
جن لوگوں نے کہ اُمیدوں پر پانی پھر گیا اور جسٹس کٹجو بھی کہا کہ
نا واقف تھے ... کے پوسٹر کے منظر عام پر آنے سے
پادری ... بالعموم اور مسلمین ... کہ عمران کے
... بالخصوص اشک پیدا ہو گئے۔ اس وقت جو اُمیدیں
سے باہر کا ہو ... تھا لہٰذا اس کی تلافی کے لئے جسٹس کٹجو
نے اُن نوجوانوں سے چند ایک نمائندوں کو ہمراہ لے کر شروع کر دیا
چنانچہ اس موقعہ پر شری پنڈت ... ناتھ بٹ ... ایم اے
امرناتھ کنجو ایم اے ... کول ... ناتھ بھان اور ... ج ناتھ بھان
موجود تھے۔ نوجوانوں میں شری ... بخشی اور شری ... حاضر ہو گئے
تھے۔ شری ... ناتھ بھان نے جسٹس کٹجو کے سامنے

اپنا موقف یوں پیش کیا :-

(الف) "۵۸ افراد پر مشتمل کمیٹی کو ۸۲ افراد پر مشتمل کمیٹی میں تبدیل کرنا۔ آپ نے چالاکی سے منظوری حاصل کرنا، کیا دھوکہ دہی کے مترادف نہیں ہے ؟"

(ب) "ہمارے ساتھ جو پروگرام اور اشتہار طے پایا تھا، اُس کو ان نوجوانوں نے من مانی کر کے سرے سے ہی بدل کر رکھ دیا ہے" اِس کے کیا مطلب ہیں ؟"

اس کے جواب میں جسٹس بھٹ نے جو جواب اپنے لئے بتا کر دیا۔ وہ اِس رپورٹ میں درج نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ وہ بہت ہی ترش الفاظ پر مشتمل تھا۔ البتہ کشمیری پنڈت سبھا کی ورکنگ کمیٹی میں اس کا چرچا کیا گیا ہے۔ جسٹس بھٹ نے مزید فرمایا "میرے پیچھے کے بعد دوسرے پوسٹر کو منظوری دیدی ہے۔ ویسے یہ غلط بیانی سے ہوا ہے یہ زندگی میں میری سب سے بڑی بھول تھی۔ بہر حال نوجوانوں کے انگریزی پوسٹر پر زبردست بحث و مباحثہ ہوا اور اُن کی تلخ کلامی اور چالاک زبانی کو نظر انداز کر کے آخر کار برادری کے مفاد میں ہر دو طرفین کو صبر سے کام لینے اور پروگراموں کو خوش اسلوبی سے نبھانے کا پرن لینے کی تجویز ہوئی۔ حالانکہ ان نوجوان سرپھروں نے اُس روز یعنی ۳ اپریل تک پروگراموں کو اشتہارات سے جدا کرنے کے بعد عوام کے سامنے اپنے کار پروگرام کو پیش نہ کیا اُن کی اِس رازداری نے کئی شکوک کو اور جنم دیا۔

**سرزنش** :- جسٹس بھٹ نے ان نوجوانوں کو اُن کے انداز

فکر اور طرزِ کلام پر زبردست سرزنش کی اور خیر سمجھایا بجھایا۔
اس کے بعد پنڈت جگن ناتھ بٹ اور جسٹس بھٹ کے تلقین
کرنے پر اُن لوگوں نے آنریبل موہن کشن تنکو کو مہمان خصوصی کے
طور پر قبول کیا (چونکہ ہم لوگوں نے اُن کے لئے اپنے اشتہار کے
بموجب یہ پوزیشن مقرر کی تھی اور اس کا بدلنا آپسی ایک کو گوارا
نہ ہوا تھا) اور اپنے پروگرام میں جسٹس بھٹ کے روبرو تبدیلی
لائی۔ اُن سر پھرے نوجوانوں نے کتنی ،، م گ) پیدا کی کہ جب انہوں
نے یہ کہا کہ "سروشری اوم کار ناتھ کاک۔ ٹھنی لال ایمبر۔
اور بیدری ناتھ بھان اسٹیج پر آنے کیلئے متضاد اومنا؛
کیے ہیں" جسٹس بھٹ نے اس کے جواب میں برملا کہہ دیا کہ آپ
ہر ایک کو Controversial بتا رہے ہیں۔ یہ اچھا نہیں لگتا
پنڈت جگن ناتھ بٹ ایکتا کے زبردست حامی ہیں۔ اور وہ ان
پروگراموں کے لئے ہر ایک کو اپنے ساتھ ملا رہے ہیں۔ اور
آپ لوگوں کا نظریہ بدلنا نہیں، پنڈت جگن ناتھ بٹ نے اُن
نوجوانوں سے کہا کہ آپ زیادہ من مانی نہ کریں۔ ہم نے سمجھوتہ
رستے نہیں دیتا ہے کہ آپ ڈکٹیٹری کریں۔ آپ ایسی بھول
میں نہ رہیں" جنرل پبلک کی نظروں میں آپ بھی لوگ متضاد یہ
Controversial ہیں۔ اس کا آپ کو علم ہونا چاہئے
آپ کن لوگوں کی شہہ پر نکل آئے ہیں۔ آپ کے دریچہ کرنا تھا
ہے۔ یہ ہمیں معلوم ہے لیکن ہم پھر بھی آپ کی حوصلہ افزائی
اسلئے نہیں کر رہے کہ آپ ہماری ہی پگڑی اچھال لیں۔ چند

لمحات بعد شری سنیل بخشی زبردست غصہ میں آگئے اور اناپ شناپ بولتے رہے لیکن ممبران اور جسٹس بھٹ نے زبردست ناراضگی کا اظہار کیا اور وہ لوگ منتشر و تتر بتر ہوئے۔

## ریاکاری

۱۴ اپریل کی صبح، سرو شری پران ناتھ، موہن لال اور چاند کرشن بدری ناتھ بھان کے پاس یہ کہنے آ گئے کہ "شریمتی اندرا گاندھی کل سبھا پر تشریف لا رہی ہیں اُن کا شایانِ شان استقبال کرنا ہے۔" شری بدری ناتھ بھان نے خوشی کا اظہار کیا اور کہا "میرے لئے کیا حکم ہے؟" تو چاند کرشن اور پران ناتھ بھان نے کہا "آپ سبھا کی جانب سے نقدی دیں۔" تو بدری ناتھ بھان نے جواباً کہا کہ "آپ کے پاس ۶۰۰/۵۰۰ روپے بقولِ آپ کے موجود ہیں آپ خرچ کر دیجئے اور جو کچھ بقایا جات رہینگے وہ سبھا کو ٹرانسفر کریں اور میں کوشش کر کے ایگزیکٹیو سے پاس کروا دوں گا۔ سردست سبھا کا میرے پاس کوئی خزانہ نہیں۔ شری موہن لال کول اور موقعہ پر موجود سیڈنٹ نیلہ کنٹھ کول اور لکھمن لال رینہ نے بدری ناتھ کی بات کی حمایت بھی کی اور تصدیق بھی۔ اس کے بعد شری چاند کرشن کے اصرار پر شری بدری ناتھ بھان نے اپنی جیب سے دس روپے نکال کر اُن کے ہاتھ ...... میں تھما دیے جس کی کوئی رسید نہ دی گئی ہے۔ شری موہن لال نے کہا کہ سبھا والے وزیر اعظم سے رابطہ رکھے ہوئے تھے۔ اُن کا پروگرام سبھا والوں نے پہلے حاصل کیا ہوا تھا۔ ۱۵ اپریل کی رات کو

مخالفین نے ایک انگریزی ہینڈ بل دیواروں پر چسپاں کیا اُس میں کشمیری پنڈت سبھا کے نام سے جسٹس جے این بھٹ کی جانب سے برادری کو ۵ اپریل سے ۱۳ اپریل تک مختلف پروگراموں میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ اِس پوسٹر میں تمام پروگراموں کے غلط اوقات بتائے گئے تھے نیز ۱۳ اپریل کو سبھا کے پریذیڈنٹ کے چناؤ کا چرچا کیا تھا اور بیچ ۱۱ افراد کے نام درج کئے تھے۔ اس پوسٹر پر پریس کا نام درج نہ تھا۔ لہٰذا وہ جھوٹا اور مکاری کا عکس تھا۔ جو مخالفین نے عوام کے سامنے رکھا۔

۵ اپریل کو اس پوسٹر کی صحت کے بارے میں شری مکھن لال امبہ، شری بدری ناتھ بھان سے اُن کے گھر پر ملے اور پھر صبح کے کوئی ساڑھے ۹ بجے جسٹس بھٹ سے ملے جہاں ان دونوں نے اُس پوسٹر سے اپنی لاعلمیت بیان کی۔ حالانکہ تو پنڈت سے پہلے ہی شری انوپ کول وغیرہ جسٹس بھٹ کے پاس وہ پوسٹر لے کر پہنچ گئے تھے اور اپنی صفائی بیان کر گئے تھے۔ (لیکن دوسروں پر الزام ضرور دھر کر آ گئے تھے) اس پوسٹر سے کھلبلی کو کسی قدر جنم ملا۔ بعض ہم نے بے اعتنائی برت لی اور پروگرام کی کامیابی کے متمنی رہے۔ اور نوجوانوں کا سمرتھن کرتے ہوئے ملک کی وزیراعظم بھی نوریہ کی مبارک تقریب میں شریک ہو رہی تھیں۔

## غنڈہ گردی

اسی ۵ اپریل کو کشمیری پنڈت سبھا کے صدر پنڈت جگن ناتھ بٹ کو پنڈال

پر بیٹھا کر پنڈال سے نیچے اُترنے کو کہا گیا۔ جو صدر سبھا نے بغیر حجت
کے قبول کیا۔ اور اگر وہ نہ مانتے اور جھگڑا پیدا ہوتا۔ تو سبھا کے
ارکان کو نوجوانوں کے اس وطیرہ پر ضرور کوئی کارروائی کرنا پڑتی
یہاں تک کہ پروگرام ٹھپ بھی ہو سکتا تھا۔ لیکن شاباش ہے
سبھا کے ممبران کو جو اُنہوں نے صدر سبھا کے حکم پر چوں تک
نہ کیا اور آخر تک صبر سے کام لیتے رہے۔

اس سے پہلے اُن نوجوانوں اور نام نہاد پربندھک کمیٹی
کے ارکان کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوئی۔ جواہر لال رازدان
اور اُس کے حواریوں کو مبینہ طور پر زدوکوب کیا گیا۔ شام لال در
کو اپنے آپ کو سبھا کا جنرل سیکریٹری بیان کرنے پر مبینہ طور پر
ٹانگیں کاٹنے کی دھمکی دیدی گئی۔ اور بھگوان جانے پس پردہ
کیا کیا ہوتا رہا۔

صدر سبھا کا یہاں نام نہاد پربندھک کمیٹی کے سر پھرے
پیروکاروں اور نوجوانوں کی پارٹی کے سر پھرے ارکان کی
ایک سوچی سمجھی چال تھی جو ہمارے سننے میں آگئی تھی۔ بہر حال
اصلیت کیا تھی یا اس بدتمیزی کا منبع کہاں پر تھا، یہ بھگوان
ہی جانتا ہے۔

## ندامت

۶-۷ اپریل ۱۹۸۱ء کو نام نہاد پربندھک
کمیٹی کے نام نہاد ارکان خود یا کسی کی
وساطت سے کرشن ہری پنڈت سبھا کے صدر پنڈت جگن ناتھ
اور دوسرے ممبران کے گھروں کا طواف اسلئے کرتے رہے کہ اُن کو

بخشا جائے اور سبھا کو اُنہی ہاتھوں میں مضبوطی سے رکھا جائے۔ کیونکہ نوجوان ٹولے نے بڑی بے ہودگیاں شروع کر دی ہیں اُن کا قافیہ تنگ کیا ہوا ہے۔ اور اُن کا مقابلہ اُن کے بس کا نہیں۔ اسی دوران اِن برادری دشمنوں سے یہ بھی پتہ چلا کہ نوجوان ٹولے نے مہاراجہ کرشن کول ایڈووکیٹ۔ پرتھوی ناتھ کول سکتہ سبھاش نگر۔ شری انوپ کول، اشوک اور جواہر لال سے بُرا سلوک کرنا شروع کر دیا تھا اور اسی کا ساتھ وہ لوگ ڈھونڈ رہے تھے۔ ہمیں اس بات کا بھی کسی حد تک علم ہوا تھا کہ نام نہاد پربندھک کمیٹی دو دھڑوں میں بٹ گئی تھی نام نہاد صدر اور اس کے دو باڈی گارڈ نوجوان ٹولے سے مل گئے تھے جبکہ باقیماندہ برادری دشمن سرگردان پھر رہے تھے۔ ان پر بھروسہ کرنا اپنی کم عقلی کی دلیل تھی۔ لہٰذا اُن کے کسی فارمولا یا رائے یا گذارش پر دھیان نہ دیا جا سکا۔

(مندرجہ صدر پورے ۲۱ دن کے واقعات تھے جو ہم نے برادری سے گذارش کرنے مناسب سمجھے۔)

## سبھا کی بیٹھکیں

مورخہ ۸ر اپریل ۱۹۸۱ء کی ایگزیکٹیو کی ہنگامی بیٹھک، جو شری بدری ناتھ بھان کے غریب خانہ پر منعقد کی گئی۔ اُس میں تین گھنٹے تک اگلی پچھلی باتوں پر زوردار بحث ہوئی لیکن مثبت نتیجے نہیں نکل سکے۔ البتہ ۳ باتوں پر اتفاق رائے پایا گیا اور فیصلہ کیا گیا:۔

دل کہ نوجوان گروپ میں زبردست خطرہ موجود ہے جبکہ نام نہاد پر بندھک کمیٹی زیادہ خطرناک نہیں۔

(ب) نام نہاد پربندھک کمیٹی اپنے ختم ہونے کا برملا اعلان کرے تو کوئی مضائقہ نہیں ہوگا۔ اس طرح سبھا، کالعدم پربندھک کمیٹی کے کچھ غیر متضاد افراد کو اپنے ساتھ ملا سکے گی۔

(ج) صدر سبھا اور ممبران ایگزیکیٹو کی خواہش کے مطابق سردشری مہاراج کرشن جیلا۔ مہاراج کرشن کول، چاندر کرشن اور انوپ کمار کے ساتھ کوئی ڈائیلاگ نہیں ہونا چاہئے۔

(د) ۵ اپریل کے متضاد انگریزی پوسٹر کی تردید جسٹس بھٹ سے فوری طور کروائی جانی چاہئے اور اس تردیدی بیان کو ۵۰ روپے کے خرچ کے اندر اندر شائع کروانا چاہئے۔ چنانچہ اسی ۸ اپریل کی رات کو جسٹس بھٹ سے رجوع کیا گیا اور انہوں نے Attention کے عنوان سے انگریزی میں ایک تردیدی بیان جاری کردیا۔ جسے سپر دپرس کر کے تمام برادری کو ملاحظہ کے لئے بھیجدیا گیا۔

مورخہ ۱۰ اپریل کو پنڈت کاشی ناتھ کول کی صدارت میں سبھا ایگزیکیٹو کی غیر معمولی بیٹھک برادری کے اہم رکن شری اوتار کرشن مرزا کے دولتکدے پر منعقد ہوئی جس میں ۶۰۰۰ ہزار الفاظ پر مشتمل سابقہ بیٹھک کی کاروائی کی روئیداد کو سُن کر صدر بیٹھک بہت ہی خوش ہوئے اور تمام ایگزیکیٹو کو مبارکباد دی۔ اس میٹنگ میں شری روپ کرشن ممبر ایگزیکیٹو مہاراج کرشن

کول خود ساختہ ڈاکٹر کا ایک شوشا نما پیغام لے کر آئے - کہ ۱۵ اپریل کو نام نہاد پربندھک کمیٹی والے سبھا کے ہال میں کنونشن بُلائینگے اور اس روز سبھا والے اپنے دفتر کھول دیں - تاکہ نام نہاد پربندھک کمیٹی والے نوجوان لڑکوں سے حساب کتاب حاصل کر سکیں - بعد میں آئین پیش ہوگا اور سبھا کے مستقبل کو سنوارنے کا پروگرام بنایا جائے گا -

کتنی بیہودہ بات تھی کہ یہی نہا راجکرشن سروشری مکھن لال رینہ اور بدری ناتھ بجاج کو شام کے ۴ بجے موتی بازار میں دیکھے گئے تھے - اُس وقت ایسا کوئی پروگرام نہ بتایا اور ۵ بجے شام جنگی (رہاڑی) پرشری روپ کرشن کے ذریعہ شوشا ارسال کیا -

(برادری کے معتبر اراکان غالباً سمجھ گئے ہونگے، کہ کشمیری پنڈت سبھا کن کن مراحل سے گذر رہی ہے اور وہ کن ذرائع کو بروئے کار لاکر اب تک زندہ ہے)

## مقامِ ماتم

اس بلیٹن میں جو بھی باتیں سننے کو ملیں - جی چاہتا ہے خون کے آنسو روئیں - وہ سچائی، وہ صفائی وہ دھرم وہ سنسکرتی وہ آچار اور وچار وہ پرمپرا وہ دھارمک ستھانوں کا تقدس وہ گنگا جمنی علاپ کہاں گئے، یہ معلوم نہیں - اب تو سارے کام اُلٹے ہونے لگ گئے ہیں - اب دھارمک ستھانوں کو خرمستیوں کا اکھاڑہ سمجھا جاتا ہے - بزرگوں کی بے عزتی دھرم مانا جاتا ہے سنسکرتی کو نفرت سمجھا جاتا ہے -

آچار اور وچار اب فنا ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ گنگا جمنی میں تعفن
لایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ نوجوان لڑکوں کے ذریعے بھی یہ معلوم
ہو گیا کہ شری چاند کرشن نند کی اپنے مہاشہ برادری سے تعلق رکھنے
والے چند ساتھیوں کے ہمراہ اکثر و بیشتر شراب پی کر سبھا کے
اکھاڑے میں داخل ہوتے ہیں اور کچھ خرمستیاں دکھلا کر چلے جاتے
ہیں۔ یہیں تو یہ سنگت دکھی ہوتی ہے اور غم و غصہ کا اظہار کرتے ہیں
۱۰ اپریل سنہ ۱۹۷۰ء کا یہ سانحہ ہمیں تا زیست یاد رہے گا۔ جو ہمیں
ایک سے زیادہ آدمیوں کے ذریعہ معلوم ہوا۔

## خلاف توقع

اسی ۱۰ اپریل کی بیٹھک میں دوران کاروائی
کوئی رات کے ۸ بجے شری راجا تھوبھان
کی تلاش میں نوجوان پارٹی کے افراد اور اُن کے سربراہ شری
سنیل بخشی، شری اوتار کرشن مرزا کے مکان پر گئے۔ بلا اجازت
انگزیکیٹو کی میٹنگ میں شامل ہو گئے۔ چنانچہ صدر بیٹھک نے صبر اور
استقلال رکھنے کی تلقین کی اور اپنی بیٹھک کا ایجنڈا ختم کیا
اس کے بعد شری سنیل بخشی، شری راجا تھوبھان کے قریب
بیٹھے اور اپنا معاملہ شروع کیا۔ اور اُس معاملہ کے جواب میں صدر
بیٹھک نے اُن سے کہا۔ یہ جن جاتی کا جاتی کے بہت بڑے یگیہ
اور سرو کلیان کے لئے رچایا جاتا ہے۔ یہ کسی فرقہ یا گروپ کا [illegible]
کرتا۔ اسلئے ہم ضرور سہیوگ دیں گے۔

## حسنِ ظن

شری راجا تھوبھان نے شری سنیل بخشی سے
تعاون کے لئے۔ مگر ذاتی اختلافات کے بارہ

میں دریافت کرنا چاہا تو اُنہوں نے جواب دیا "کہ انتظام ہو چکا ہے" اس کے بعد شری سنبل بخشی نے عاجزی سے کہا "آپ لوگ جانتے ہیں کہ ہم دھارمک معاملوں کو نبھانے میں کوئی واقفیت اور حیثیت نہیں رکھتے۔ ہمیں آپ لوگوں کے آشیرواد کی ضرورت ہے" اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے شری سنبل بخشی نے کہا "ہمیں بہت خوشی ہوتی ہے یہ دیکھ کر کہ "کشمیری پنڈت سبھا کی ایگزیکیٹو دل کھول کر برادری کے ہت میں بحث کر کے مناسب فیصلے کرتی ہے۔ آپ لوگوں کو انوشاسن میں دیکھ کر دل بہت ہی خوش ہوا ہے۔ ہمیں آپ لوگوں کی حمایت کی ضرورت ہے تاکہ ہم اپنے پروگرام میں کامیاب ہوں۔ ہم دوسرے دھڑے میں ایسا واتاورن اور ربط وضبط نہیں دیکھتے اُن میں شری چاند کرشن اکثر منشی حالت میں ہوتا ہے۔ ہم اُس کو کیوں برداشت کرتے ہیں وہ ہم ہون کے بعد آپ لوگوں کو بتلائینگے"

## غلط بیانی

اس کے بعد شری لکھمن لال رینہ ممبر ایگزیکیٹیو کشمیری پنڈت سبھا نے شری سنبل بخشی سے دریافت کیا کہ انگریزی میں لکھے ہوئے پوسٹر جو جسٹس بھوٹ کے نام سے جاری کیا گیا ہے، کے بارہ میں آپ کے کیا خیالات ہیں؟ تو بخشی جی نے جواب دیا کہ "اول تو اُس پوسٹر میں کوئی بات غلط نہیں ہے۔ اُس میں سبھا کی طرف سے پروگراموں کا پروپیگنڈا درج تھا۔ لوگ اُس پوسٹر سے پنڈت برادری کے پروگراموں سے باخبر ہوئے ہوں گے اور متنفر نہیں۔" آپ کے اس بیان کو سرون شری نیل کنٹھ کول اور بدری ناتھ بھان نے یکسر رد کر دیا۔ اور کہا۔

"آپ نے غالباً اس پوسٹر کو بخوبی نہیں پڑھا ہوگا۔ اس میں پروگراموں کے غلط اوقات درج کئے گئے ہیں۔ اور ۱۳ اپریل کو سمیتی کے چناؤ کا دن مقرر کیا گیا ہے" یہ سن کر شری سنیل بخشی نے معافی مانگ لی اور اسی اثناء میں جسٹس کمیٹی کا اس پوسٹر کی نسبت جاری کیا ہوا تردیدی بیان سنیل بخشی جی کو دیا گیا۔ اس کا مطالعہ کرنے کے بعد سنیل بخشی نے رائے دی کہ ۱۳ کو دیواروں پر نہ لگایا جائے اور نہ تقسیم کیا جائے۔ اس سے تلخی کو ختم کیا جائے۔ اس رائے کے پیچھے کون سی حرکت پوشیدہ تھی، یہ ہم کو معلوم نہ تھا (البتہ اس کا راز ۱۲ اپریل کو رات کے ۹ بجے کھل ہی گیا جس کا ذکر اگلی سطور میں کہیں پر ہوگا) شری جیوتی لال ٹکو اور کاشی لال جی رینہ نے موقعہ پر کہہ دیا کہ موجودہ بیان ہم تقسیم نہ کریں گے۔ لیکن جو کہ بیان پہلے ہی باہر گئے ہوئے ہیں۔ اُن کو واپس لانا کٹھن مرحلہ ہوگا جو آسانی سے طے نہ کیا جاسکے گا۔ شری موہن لعل کول نے موقعہ پر رائے دی "اچھا ہے ان پوسٹروں کو آج جاری نہ کریں۔ کل تو جاری کرنا ہی ہوگا۔ اُن کا دل رکھنا ہمارا فرض بنتا ہے، لیکن یہ سونا تو لینگے کہ بیتی ہے، دیکھنا ہوگا"

**فریب**

اس کے بعد شری سنیل بخشی کے دوسرے دو ساتھیوں نے کہا "کہ ہم دل سے آپ لوگوں کی طرح چاہتے ہیں کہ آئین برادری کی منظوری پائے اور نئے انتخابات ہوں۔ ہم نے سوچا ہے کہ آئین کو ہم ۱۴ اپریل کو ہی جمع برادری سے پنڈت جگن ناتھ بٹ کے آشیرواد سے منظور کروائیں گے اور

چونکہ برادری کی کئی برگزیدہ ہستیوں نے پہلے ہی اس آئین کو تسلیم کرکے اپنی حمایت سے نوازا ہے تو اس کے لاگو کرنے میں چنداں اُلجھن نہیں آنی چاہئے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے شری اوتار کرشن عرزاسے آئین کی ایک کاپی حاصل کی اور شوامن دیو چلے گئے۔

## ایک اور فریب

معزز ناظرین آپ لوگوں نے گزشتہ حالات سے آگاہی پائی ہوگی۔ ۱۱ اپریل ۱۹۸۱ء کو کیا ہوتا ہے وہ آپ لوگوں کی اطلاع کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ اس روز شام کے کوئی ۷ بجے سروشری نیلا کنٹھ کول اور بہاری ناتھ شو جنرل سیکریٹری کشمیری پنڈت سبھا سروشری بخشی لال رینہ اور بدری ناتھ بھان سے رینہ صاحب کے مکان پر پہنچے جہاں شری نیلہ کنٹھ کول نے ان سے سبھا پر نہ آنے کا سبب دریافت کرنا چاہا سبھا پر ۱۱ اپریل کو حاضر نہ آنے کا سبب بیان کرنے کے بعد ان دونوں اصحاب نے ۱۲ اپریل کی صبح کو حاضر آنے کا یقین دلایا۔ تھوڑی دیر بعد شری نیلہ کنٹھ کول نے ان سے کہا۔ "کل ۱۲ اپریل کو یقیناً دن پر حاضر آئی ہوئی جنتا کے روبرو شری سنیل بخشی آئین سبھا کی منظوری کی اپیل کریں گے۔ لیکن ایسا کرنے کے لئے صدر سبھا پنڈت جگن ناتھ بٹ نسی برادری کے نام اپیل ساتھ ہونی چاہئے۔ چنانچہ شری بدری ناتھ بھان نے اس بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔" کہ ہم صبح دس بجے سبھا کے صدر کی دستخط شدہ اپیل لے کر آئیں گے۔ اور شری سنیل بخشی اور

اُس کے ساتھیوں کا اطمینان کر دیں گے کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ "برادری کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے آئین کو پاس کر دیں اور بہتر جلد از جلد سبھا کی نئی باڈی کا نیا چناؤ عمل میں لائیں۔"

۱۲ اپریل کی صبح کو سری شری کشن لال رینہ اور بدری ناتھ بھان - پنڈت جگن ناتھ بٹ سے دستخط شدہ متذکرہ صدر اپیل حاصل کرنے میں کامیاب ہو کر حسب وعدہ سبھا پر پہونچنے دس بجے پہنچے - اتنے میں شری پران ناتھ ششٹ تشریف لائے اور انہوں نے کہا "کل رات کو میں اور پنڈت نند کشور کول سبھا میں رات کے کوئی ۱۱ بجے تک رہے - شری سنیل بخشی نے کہا ہے کہ "آئین ایکہر یقین کی صورت ہے اسلئے یہ آئین ۱۲ اپریل کو پاس نہ ہو سکے گا - ہم اس کے پاس کرنے کی اپیل کر سکیں تھے چنانچہ اس طرح وہ اپیل پیش ہونے سے رہ گئی۔

صدر سبھا نے جو اپیل تحریر کی تھی اُس کا مضمون اس طرح تھا:-

**اپیل**

میں جگن ناتھ بٹ پریذیڈنٹ کشمیری پنڈت سبھا جموں سے درخواست کرتا ہوں کہ برادری اپنی دیرینہ خواہش کے پیش نظر سبھا کی جانب سے جاری کردہ نیا تشکیل شدہ آئین اپنا اور سبھا کے مفاد میں پاس کرکے جلد از جلد نئے چناؤ کی تاریخ کا اعلان کروا دیں اور یہ چناؤ اندر تین ہفتے ہونے یقینی بنائے جائیں تاکہ نئی منتخب شدہ باڈی سبھا کا کام کاج سنبھال لے۔ تحریر الصدر ۱۲ اپریل ۱۹۸۱ء

دستخط بحروف انگریزی جگن ناتھ بٹ
صدر کشمیری پنڈت سبھا جموں

(یاد رہے کہ اس سے پہلے بھی صدر سبھا تو رہیہ کے بعد ایک ایسی ہی اپیل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن نوجوان لوگ اس کے حق میں نہ ہوئے۔ اس اپیل کا مضمون بھی ناظرین کے ملاحظہ کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

**اپیل:۔ کشمیری پنڈت برادری کے نام اپیل۔**

آپ لوگ جانتے ہیں کہ میں کافی عرصہ سے کشمیری پنڈت سبھا کے نظام سے وابستہ چلا آ رہا ہوں۔ میں یہ وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہماری عظیم برادری میں یہ احساس بُری طرح پایا جاتا ہے کہ بغیر ایک صحت مند آئین کے سبھا کے کام کاج اچھے ڈھنگ سے نہیں چل رہے ہیں۔ اسلئے میری دلی تمنا ہے کہ مجوزہ ترتیب دیا ہوا آئین جو آپ لوگوں کی خدمت میں پہلے ہی پیش کیا جا چکا ہے، کو لاگو کر کے فقط جمہوری ڈھنگ سے الیکشن کروا کر مجھے اس دیرینہ ذمہ داری سے فارغ کریں۔ کئی وجوہات ہیں کہ جن کی بنا پر کشمیری پنڈت سبھا جموں کا نظام جمہوری طریقوں سے صحیح ہاتھوں میں دینا ضروری بن چکا ہے اور میں ایسے عمل کا خواہشمند ہوں۔

تحریر ۵ر اپریل سنہ ۱۹۸۱ء

دستخط بحروف انگریزی

**۱۰ بجے** جنرل سیکرٹری سبھا شری پران ناتھ شوقی نے انکشاف کیا کہ نوجوان لوگ اپنے وعدوں سے ہر قدم پر پھر رہے ہیں اور وہ ہر چند گھنٹوں کے بعد اپنی زبان بدل دیتے ہیں اور اس کے علاوہ اپنا سٹینڈ بھی بدلتے رہتے ہیں۔ ان پر بھروسہ کرنا غلط ہوگا۔

کوئی پونے ۱۲ بجے شری نیل کنٹھ کول سبھا میں تشریف لے آئے۔ اُن سے بدری ناتھ بھان اور مکھن لال رینہ کی بات ہوئی اور پھر نیل کول صاحب سے کہا گیا "کہ لڑکے صدق دل سے نہیں، اُن کو آپ نے اعتماد میں لے لیا تھا اور ہم نے اُن کو سمجھوتے کا بھروسہ دیا تھا۔ ہم نے اُن کی خواہشوں کو لبیک نہیں کہا تھا۔ وہ محض اپنے عظیم کارنامہ کو پانی کے بغیر ہلاک کر رہے ہیں۔ اور دھوکا دے رہے ہیں۔ وہ اپنے مستقبل کو مخدوش بنا رہے ہیں۔ یہ بالکل صحیح ہے" اس کے بعد بدری ناتھ اور مکھن لال احاطہ سبھا چھوڑ کر چلے آئے اور سیدھے صدر سبھا پنڈت جگن ناتھ بٹ کے پاس رپورٹ گزارش کرنے گئے۔ کوئی ڈیڑھ بجے قریب جب یہ لوگ صدر سبھا کے دولتکدے پہنچے تو کوئی ۱۰ منٹ بعد پنڈت نیل کنٹھ کول بھی جگت اماں ذرینا بھگوتی کے حضور میں سر جھکانے وہاں پر آ گئے۔۔۔

**مشورہ** شری نیل کنٹھ کول نے بعد میں کہا "جب تک کسی شخص کی حرکات اندر حدود رہیں گی، ٹھیک ہوگا اور جب وہ حدود سے باہر نکل آنے کی کوشش کرنے لگے گا

تو اس کو روک دینا انسانی فرض ہے۔ اسی طرح شری سنیل بخشی
کے ساتھ سلوک کیا جانا مطلوب ہوگا۔ وہ نوجوان سمجھے بھی لگتا
ہے وہ واقعی اپنے اصول سے پھر رہے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ آئین
پاس کرنے کے بجائے سبھا کے صدر کا الیکشن کریں اور آئین
تو اس طرح ردّی قرار دیں۔

**اصل موقف**

اس کے جواب میں پنڈت جگن ناتھ
بٹ نے فرمایا "کہ ہم برادری کے ساتھ
کھلواڑ نہیں کر سکتے۔ سبھا کا کافی سرمایہ خرچ کیا جا چکا ہے۔
چھپنے کی تیاری اور اخبار میں اور کچھ مقدمہ بازی پہ اس کے
بعد صدر سبھا نے فرمایا" پھر ہم برادری کو آئین کے بغیر الیکشن
کی حمایت کرنے کا کون سا جواب پیش کریں گے۔ اس اقدام سے ساری
برادری کو ناراض کرنے کی ہم میں جرأت نہیں۔ نوجوان سراہو
کے غلط قدم کو ہم کسی بھی قیمت پر اٹھنے نہ دیں گے چاہے عدالت
کا دروازہ بھی کیوں نہ کھٹکھٹانا پڑے۔ آئین پاس ہونے کے بعد ہی منتخب
شدہ آئینی پارٹی کو سبھا کا چارج سنبھالنا ہوگا اور کسی نا اہل
یا برخلاف سماج دشمن۔ اس دشمن یا کسی شر پسند یا غلط اصول
پسند سبھا کو ہرگز ہرگز نہیں دیا جا سکتا۔ یہ سب کو سمجھنا ہوگا

**گذارش** :- آخیر میں شری نیل کنٹھ کول سے گذارش
کی گئی کہ "آپ پل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہمارا
اسٹینڈ ان نوجوانوں تک پہنچانے کی زحمت اٹھائیں۔

اُس کے بعد شری نیل کنٹھ کول کی سنبل بخشی سے کیا گفتگو ہوئی وہ رات گئے تک معلوم نہ ہو سکی۔

البتہ جو رپورٹ ہمیں حاصل ہو گئی تھی، اُس کا لُب لُباب کچھ یوں تھا:-

## ہون بنام ڈھونگ

۱۲ اپریل کو حسب پروگرام شری راجناتھ بھان پہنچے سے لئے تجویز کردہ سبھا کار میں دوران ہون مصروف تھے جبکہ شری موہن لال کول حاضرین کے ہاتھ چھکانے لگے تھے، سرو شری نیلکنٹھ کول اور کاشی ناتھ کول ایک طرف محو گفتگو تھے۔ وہ کیا باتیں کر رہے تھے یہ کون جانے، انہوں نے شری راجناتھ بھان کو جو کسی کا دن ہون منڈپ سے باہر آگئے تھے اپنے قریب بُلا لیا اور پنڈت نیلکنٹھ کول اُن سے مخاطب ہوئے، یہ نوجوان ہر قیمت کوئی چناؤ کا عمل کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور یہ صدر سبھا کا انتخاب کرنے کی سوچ رہے ہیں! جیسا کہ ہم کو معلوم ہوا تھا۔ شری راجناتھ بھان نے جواباً کہا "چناؤ کیسا چناؤ اور کیسا چناؤ!" اور وہ تھوڑی دیر کے لئے سوچتے رہے اور ایسا لگتا تھا کہ وہ ماضی کو حال سے ملا کر مستقبل پر نظر ڈال رہے ہوں۔ بہرحال جب اُن کو معلوم ہوا کہ نوجوان ٹولے نے جسٹس جے این بھٹ کو چناؤ کروانے کی گھوشنا کے لئے آمادہ کیا ہوا ہے تو اُنہوں نے (بھان صاحب) کہا "اگر جسٹس بھٹ نے وہ غلط طریقہ کار اپنانے کو ترجیح دی تو برادری کے سبھی ارکان، تمام سر ڈال

اور لکشمی نگر میں اُن کا ہولناک درجہ تک قافیہ تنگ کرنے ہوگا: نہیں کرینگے" غالباً ان الفاظ کو سُننے کے بعد ہی جسٹس ہ ایں بیٹ نے ردانگی ڈال دی۔

**وارننگ** اندریں حالات کے آدھار پیشتم کو جب پُونا آہوتی کی آخری تقریب ختم ہوگئی اور سنیل بخشی مائیک پہ تعریفیں اور سہرل کرنے لگے تھے تو کچھ لوگوں نے اُس متضاد تقریب کو اناپ شناپ سے تعبیر کیا۔ کچھ لوگ کانا تنگ بھی آچکے تھے، درمیان میں کسی عورت ذات نے بخشی جی سے ایک سے زیادہ بار کہا "کہ اب بکواس بند کرو۔ بہت ہو گئی، تمہاری تقریر"۔

۵۔ خرافات سے کان پکنے لگے ہیں
خدا کے لئے بند کرو دہانہ

یہ بھی سُننے میں آیا کہ شری سنیل بخشی نے حالات کو اپنے خلاف بھانپ کر اپنی تقریر کا موضوع بدل دیا۔ اسی دوران مُنفتی ٹولے نے اپنی سازش کو راز میں رکھنے کے باوجود کچھ اس طرح سے بے نقاب کیا کہ اُن کا تمام معاملہ خراب ہو گیا۔ انہوں نے دوسروں کی آنکھوں میں ریت ڈالنے کے مترادف غیر واجب طریقہ اپنا کر آئین کو حسب و عدہ پاس کروانے کی بات کو پس پشت ڈال کر اپنے حق میں پہلی رائے عامہ منظم کرنے کی سبیل نکال کر ایک تمر آئین، اور برادری دشمن قدم اٹھا کر برادری کو جو جھوٹ کے طول و

سکونت پذیر ہے، مطلع کئے بغیر، کشمیری پنڈت سبھا کے چند۔ کا زبانی ووٹ سے انتخاب کرنے کا اعلان کرنا ہی بہانہ تھا کہ اُن کا سارا راز طشت از بام ہوا اور وہ عدم درجہ ناکامی کا منہ دیکھ کر اپنے اور اپنے آقاؤں کو اندر ہی اندر سے کوستے ہوئے دکھائی دیتے رہے۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ شری سنیل بخشی نے شری جسٹس بھٹ کو کام چلاؤ کے طور پر سبھا کا انتظام اپنے ہاتھوں میں لینے کا پلان بنایا تھا۔ لیکن وہ بات سرے نہ چڑھی۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ شری سنیل بخشی نے دبے الفاظ میں مبینہ طور پر کسی شخص سے کہا تھا کہ جسٹس بھٹ نے زبانی ووٹ سے چناؤ کرنے کی منظوری دیدی ہے۔ (لیکن ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ جسٹس بھٹ نے دلیپا غیر آئینی قدم اُٹھانے سے منا ہی کی تھی۔ اصلیت کیا ہے، وہ لوگ ہی بہتر جانتے ہوگا) جب یہ بات شری کاشی ناتھ کول ممبر ورکنگ کمیٹی کشمیری پنڈت سبھا جموں نے بھی سُن لی تو وہ آگ بگولا ہو اُٹھے اور تمام نوجوان خدمتوں کو للکار کے کہہ دیا "آپ لوگ وہ بات کر رہے ہیں جو برادری کو ذبح کرنے کے برابر ہے۔ آپ وشواس گھات کے حامی نظر آ رہے ہو۔ آپ اپنی جوانی اور جیالا کو اپنے گھر کے طاقچے پر رکھ دو۔ ورنہ ہم سے بُرا کوئی نہ ہوگا۔ آپ لوگ فراڈ اور بکرد فراڈ ہو کیسی نااہل کی اشتہ پر کانکت ہو رہے ہو۔ ہم وہ کام ہرگز ہرگز نہیں کرنے دینگے جو غیر آئینی ہوگا۔ اگر اتنا

میں کشمیری پنڈت سبھا سے وابستہ کئی لوگ ایک طرف جمع ہو گئے اور یقین ہو رہا تھا کہ کچھ ہونے والا ہے۔ چاہے نقص امن ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن یہ لوگ نہایت ہی صبر آزما حالات میں نوجوان ٹولے کی حرکتوں کا مناظرہ کرتے رہے۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ شری موہن لال کول نے ان شر پسندوں اور غلط عنصر کو غلط طریقہ کار اپنانے کے خلاف زبردست وارننگ دی۔ اس طرح ان شر پسندوں کا دھرم کرم کا ڈھونگ رچانا کھل کر سامنے آ گیا۔

**کرایہ کے لوگ**:- ان نوجوانوں نے سبھا کے نام پر کوئی دس ہزار روپے اکٹھا کر کے سبھا والوں کو ہی آنکھیں دکھانا شروع کیں ان کی ناعاقبت اندیشی ہی ان کے خاتمہ کی غماز ہے۔

نیز ہمیں معتبر ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر کچھ بیک ... تو رات یہ کمیٹی ہو رہی تھی کہ لونڈوں نے تمام مزا کرکرا کر دیا۔ انہیں نہ سوجھ ہے اور نہ ہی تجربہ۔ نہ جانے کہاں سے آ ٹپکے کر برادری کو تباہ کرنے کے در پے ہوئے ہیں۔ ایک پوتر کاریہ کرم کو سازش میں بدلا بدلا جا رہا ہے۔ ان سے ... میں اشرمتی گوری شوری ... پیش پیش تھیں۔

ہمیں یہ بھی معلوم ہوا کہ جوتشی بھیم ناتھ شاستری جی نے

کہا "ہَوَن کر تو لیا۔ مگر وہ آنند حاصل نہ ہو سکا کہ جس کا میں متلاشی تھا۔ انہوں نے نئے ڈھنگ دیکھ کر ہی پورن آہوتی کے بعد کھانا نہ کھایا۔ بلکہ کشمش کے ایک دانہ کو ہی قبول کر کے تسلی یافتہ ہوئے۔

ایک اور اطلاع کے مطابق یہ بھی معلوم ہوا کہ پنڈت شمبھو ناتھ بابو گورد جی کو بھی کہتے ہوئے سنا گیا کہ "ہَوَن رچانے کا یہ کرم کہ صحیح رُوپ دینے کا کام فقط جگن ناتھ بٹ کا ہی حصہ ہے۔ لیکن آج ہم ہر طرف سے بدقسمتی کے بادل منڈلاتے نظر آ رہے ہیں۔ بھگوان جانے کیا ہوگا؟"

ایک اور اطلاع یہ بھی ہے کہ نوجوان لڑکے مالی امداد یا چندہ حاصل کرنے کے لئے ٹھاکر بلدیو سنگھ ایم ایل اے سے رجوع کرنے گئے۔ لیکن انہوں نے نوجوانوں سے کہا، "کہ ہم آپ لوگوں کو تسلیم نہیں کرتے۔ بیشک آپ کہتے ہیں کہ پنڈت جگن ناتھ بٹ کشمیری پنڈت سبھا کے صدر نے ہم کو بھیجا ہے۔ ہم اُن کو بخوبی جانتے ہیں۔ آپ کسی بزرگ کو ساتھ لا کر ہماری تسلی کرائیں۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ شر پسندوں نے سبھا میں اپنا کاریہ کرم چلانا شروع کر دیا ہے جس کو کوئی ہندو پسند نہیں کرتا۔"

ایسی بھی کئی اطلاعات ہیں کہ ۵ اپریل کو جاری کیا ہُوا سبھا کے نام سے انگریزی ہینڈ بل بھی انہی نوجوانوں کا کارنامہ تھا۔ کیونکہ انہوں نے کہا تھا کہ وہ پوسٹر بالکل صحیح تھا۔

وہ بلکہ ہمارے ہی پروگرام کا عکاس تھا۔ حالانکہ وہ پوسٹر بالکل غلط اور شر انگیز تھا۔ اس پوسٹر کی زبردست الفاظ میں جناب جسٹس بھٹ نے تردید بھی جاری کی تھی جس کو دیکھ کر وہ نوجوان انگشت بدندان رہے تھے۔ اور چاہتے تھے کہ پبلک کے نوٹس میں نہ لائے جائیں تاکہ اُن کی پس پردہ چالاکیاں راستے میں ہی دم نہ توڑیں۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان نوجوانوں کو اور کتنی دیر تک آزمانا ہوگا۔ کیونکہ وہ لگ بھگ سبھی امتحانوں میں ہماری اُمیدوں کے برابر پورے نہیں اُترے۔ ہم نے اُن کو پنڈت نیلکنٹھ کول کے ذریعہ پیغام بھیجا ہے کہ آمدن اور خرچ کی تفصیلات عوام تک پہنچا دیں۔

## سنگھرش سمتی کا جنم

۱۵ اپریل ۱۹۸۱ء کو
نوزائیدہ کشمیری

پنڈت سنگھرش سمتی جموں کے کنوینر کی جانب سے صدر سبھا پنڈت جگن ناتھ بٹ کو ایک نوٹس نما چٹھی موصول ہوگئی جس میں ایک پُر امن ایجی ٹیشن کا ذکر کیا گیا تھا۔ اگر کشمیری پنڈت سبھا نے حسب وعدہ وحسب پروگرام آئین پاس کرنے اور نیا چُناؤ کرنے میں فوری طور پر کارروائی نہ کرینگے۔ نیز اگر حالات اسی طرح خراب رہنے دیئے گئے تو قانون کی وساطت سے کارروائی ضابطہ

عمل میں لائی جائے گی۔

چنانچہ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۸۱ء کو ایک غیر معمولی بیٹھک بلائی گئی جس میں پورے چار گھنٹے متعدد باتوں پر بحث کی گئی اور کچھ اہم فیصلہ جات کئے گئے جو یہ ہیں

**اصلاحات**

۱۷ اپریل کی غیر معمولی بیٹھک میں صدر بیٹھک پنڈت جگن ناتھ بٹ نے تینوں ممبران کو ... نے اپنی بے اعتنائی پر معافی مانگنے کا حکم دیا۔ چنانچہ شری بدری ناتھ بھان نے ہاتھ جوڑ کر معافی اور دیگر ممبران کی جانب سے اُن سے معذرت چاہی جس کو تالیوں کی گونج میں قبول فرمایا گیا۔ پنڈت نیلہ کنٹھ کول نے بھی کماحقہ دوسرے ممبران کی طرح نوجوان ٹولے پر اپنے خدشات کا اظہار کیا۔ پنڈت کاشی ناتھ کول نے کہا کہ شر پسندوں نے ایک ماہ سے ڈرامہ رچائے رکھا۔ برادری گھاٹ اب بھی موجود ہیں۔ نام نہاد ایکشن کمیٹی نام نہاد ایڈہاک کمیٹی اور نام نہاد پربندھک کمیٹی ابھی سے موجود ہیں اور ان کے ذریعے سرکار بھی سبھا کے معاملوں میں دخل اندازی ہوتی دیکھنے میں آئی ہے۔ نام نہاد پربندھک کمیٹی ایک ڈھونگ ہے ایک فریب ہے اور سبھا کی اگر کچھ املاک بنی ہوئی ہیں وہ صرف پنڈت جگن ناتھ بٹ کی ذاتی کوششوں کا ہی نتیجہ ہیں۔

پنڈت نیلہ کنٹھ کول نے نام نہاد پربندھک کمیٹی کو رد کیا۔ اور سنگوٹھی سمتی کو غرض و غایت بتا دی۔ آئین کو لاگو کرانے کیلئے جس قدر بھی تجاویز ترامیم اور سفارشیں موصول ہوئی تھیں کی چھان بین کے لئے ایک سب کمیٹی بنائی گئی۔

---

# احساسِ شرمندگی

۲۱ اپریل کو شری انوپ کول نے بلا شرط مقدمہ واپس لینا جس کے بارہ میں دستاویز تحریری اور گواہوں کے طور پر سرو شری اجیا تحتہ بھان، نیلا کنٹھ کول، اوتار کرشن مرزا، کرن واتل اور ستیہ پال گنجو نے دستخط کئے۔ بیان سے شری ستیہ پال گنجو اور اُنکے ساتھیوں نے سبھا اور برادری کے حق میں اقدامات کرنے منظور کئے جو قابلِ تحسین رہے

۲۳ اپریل کی بیٹھک میں صدر سبھا نے ایک اہم فیصلہ سنایا۔ "ہم کسی بھی صورت میں چناؤ کر کے ہی آئین کو منظور کروا کی سپیل کریں گے بشرطیکہ مخالفین کیس واپس لیں یا اُس کیس کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو"

**مقدمہ کی واپسی** ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۸۱ء کو شری انوپ کول اور چاند کرشن نے تحریری بیان دیکر عدالت سے سبھا کے خلاف کیا ہوا مقدمہ واپس لے لیا۔ (لیکن سبھا کو کافی مالی خسارہ سے دوچار کرنے کے بعد)

**سبھا کا مستقبل** ۲۶ اپریل کی میٹنگ میں چناؤ کے متعلق فیصلہ ریٹرننگ آفیسر کا تقرر اور سبھا کے آئیندہ کے رول کے بارہ میں فیصلہ جات کئے گئے اور طے پایا کہ سالانہ رپورٹ شائع شدہ صورت میں جاری کر دی جائے گی جس میں کسی بات کو پوشیدہ نہ رکھا جائے گا اور جو مبنی بر صداقت ہوگی۔

— ختم شد —